اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

مسمّٰی بنام تاریخی **الملفوظ** ۱۳۳۸ھ

معروف بہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مکمل 4 حصے

مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا

محمد مصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

اعلیٰ حضرت مُجدّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلف:

شہزادۂ اعلیحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند

حضرتِ علّامہ مولانا محمد مُصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلِس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

سِن طباعت: 12 جُمادَی الاُخرٰی 1430ء، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تَوَکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فرماتے ہیں: توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتمادُ عَلَی الْاَسباب کا ترک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی اسباب** ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

اس نے کہا، ایک بار تو اور زور کرلوں پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ زور کر ہی رہا تھا، بالآخر زمین دھنسی اور وہ مرد وعورت دونوں زمین میں چلے گئے۔ وَالْعِیاذُ باللّٰہ تعالیٰ (شرح الصدور، باب عذاب القبر، ص ۱۸۱ ملخصاً)

کس کس کے بدن کو مٹی نہیں کھاتی؟

عرض: وہ کون کون ہیں جن کے بدن کوز مین نہیں کھاتی؟

ارشاد: حافظ بشرطیکہ عمل کرتا ہو قرآن پر، بہتیرے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن اُنہیں لعنت کرتا ہے۔

رُبَّ تَالِی الْقُرانِ وَالْقُرانُ یَلْعَنُہٗ بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔ ت

اور عالمِ دین اور شہید فی سبیل اللہ اور ولی اور وہ کہ درود شریف بکثرت پڑھا کرتا ہو اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ (عزّوجلّ) کی نافرمانی نہ کی اور وہ مؤذن جو بلا اجرت اذان دیا کرتا ہو۔

مؤذن کا بلا اجرت اذان دینے کا ثواب

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''جو بلا اُجرت سات برس محض اللہ (عزّوجلّ) کی رضا کے لیے اذان دے ''کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَاءَۃً مِنَ النَّارِ'' اللہ تعالیٰ اس کے لئے نار سے بَراءت (یعنی خلاصی) لکھ دیتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاذان، باب فضل الاذان، الحدیث ۷۲۷، ۷۲۸، ج ۱، ص ۴۰۲)

قادیانی کا احادیث گھڑنا

عرض: یہ حدیث ہے۔

وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی حَیَّیْنِ حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام اگر زندہ ہوتے تو

مَا وَسِعَھُمَا اِلَّا اِتِّبَاعِی انہیں میرے اتباع کے سوا گنجائش نہ ہوتی۔

ارشاد: یہ قادیانی ملعونوں کا حدیث پر افترا اور زیادت (یعنی اضافہ) ہے حدیث میں اتنا ہے:

وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اِتِّبَاعِي — اگر موسیٰ (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو انہیں کچھ گنجائش نہ ہوتی سوا میری اطاعت کے۔

(شعب الایمان للبیهقی، باب فی الایمان بالقرآن، الحدیث ۱۷۷، ج ۱، ص ۲۰۰)

افترا بھی کیا اور کال نہ کٹا، ان کا مقصود اس افتراء سے وفاتِ مسیح ثابت کرنا ہے اور جب وفات ثابت ہو جائے گی تو ان کے نزدیک نزول نہ ہوگا تو ایک مثل کا (یعنی ان کی طرح کے ایک انسان کا) نزول ماننا پڑے گا۔ حالانکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیوی ہے۔

حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ثبوت میں احادیث مبارکہ

صحیح حدیث میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ — بیشک **اللہ** تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کھانا حرام فرمادیا ہے تو **اللہ** (عزوجل) کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته......الخ، الحدیث ۱۶۳۷، ج ۲، ص ۲۹۱)

دوسری صحیح حدیث میں ہے:

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ — انبیاء (علیہم السلام) سب زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، الحدیث ۳۴۱۲، ج ۳، ص ۲۱۶)

حیات انبیاء کا منکر گمراہ ہے

اگر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات مان بھی لی جائے تو ان کی موت بلکہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے صرف آنی (یعنی ایک پل کے لئے) ہے ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے۔ یہ مسئلہ قطعیہ، یقینیہ، ضروریات مذہب اہلسنت سے

ہے، اس کا منکر نہ ہوگا مگر بد مذہب گمراہ۔ تو پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہی ہیں ان کا نزول مُمتنع کیونکر ہو گیا۔

چار انبیاء کرام علیہم السلام کو ابھی تک وعدۂ الٰہیہ نہیں پہنچا

﴿پھر فرمایا﴾ چار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ ہیں جن پر ابھی ایک آن کے لیے بھی موت طاری نہیں ہوئی۔ دو آسمان پر سیدنا ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام[1] اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، اور دو زمین پر سیدنا الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام۔(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ،حرف الخاء المعجمۃ،باب ماورد فی تعمیرہ، ج۲، ص۲۵۲) ہر سال حج میں یہ دونوں حضرات جمع ہوتے ہیں، حج کرتے ہیں، ختمِ حج پر زمزم شریف کا پانی پیتے ہیں کہ وہ پانی ان کو کفایت کرتا ہے سال بھر کے طعام وشراب (یعنی کھانے، پینے) سے۔(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ،حرف الخاء المعجمۃ،باب ماورد فی تعمیرہ،ج۲،ص۲۶٤)

روزہ کے لئے نیت ضروری ہے

عرض : صومِ وصال[2] تو غیرِ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ناجائز ہے۔ پھر جب یہ سال بھر کچھ نوش نہیں فرماتے ہیں تو سال بھر کا صوم (یعنی روزہ) متصل ہوا۔

ارشاد : صوم میں نیت ضروری ہے بغیر نیت کے روزہ نہیں ہوتا۔

ایامِ تشریق میں روزہ رکھنے کا حکم

عرض : ایامِ تشریق (یعنی ۹ تا ۱۳ ذی الحج) وعید الفطر میں کچھ نہ کچھ کھانا ضروری ہے؟

ارشاد : ان ایام میں روزہ حرام ہے کھانا ضروری نہیں۔ روزہ ایک ماہ کا فرض ہے اور کھانا کسی روز کا فرض نہیں۔[3]

روزہ کے لئے اِفطار ضروری نہیں

عرض : روزہ کے لیے تو افطار "رُکن" ہے بغیر افطار کے روزہ نہیں ہو سکتا؟

---

[1] :"عَلٰی اَحَدِ الْقَوْلَیْنِ کَمَا سَبَقَ" ۱۲ مؤلف غفرلہٗ

[2] :روزہ رکھ کر افطار نہ کرنا اور دوسرے دن پھر روزہ رکھنا۔(بہار شریعت، ج۱، حصہ۵، ص۹۶۶)

[3] :یعنی علی التعیین ۱۲ مؤلف غفرلہ